کیا آپ زکوٰۃ لے سکتے ہیں؟

www.KitaboSunnat.com

امِ عبدِ منیب

مشربہِ علم و حکمت
0321-4609092

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا آپ زکوۃ وصدقات لے سکتے ہیں؟

اُمِ عبدِ منیب

www.KitaboSunnat.com

مشربہ علم وحکمت
کامران پارک زمنیہ کالونی نزد منصورہ ملتان روڈ لاہور
0321-4609092

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمیع الحقوق محفوظة

کیا آپ زکوۃ وصدقات لے سکتے ہیں؟

اہتمام ———— محمد عبدمنیب

اشاعت اول ———— ۱۴۳۳ھ

قیمت ———— -/35

برائے رابطہ: حافظ مستغفر الرحمٰن فون: 0321-4213089

☆ دار الکتب السلفیۃ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور
Ph.: 042-37361505-37008768
Cell: 0333-4334804

☆ اسلام آباد مکان نمبر 264 گلی نمبر 90 سیکٹر I-8/4 اسلام آباد۔
فون: 0300-5148847

البلاغ

لوئر گراؤنڈ فلیٹ مارک پلازہ جیل روڈ لاہور
042-35717842-3,0300-8880450

6GL نیو لبرٹی سمور بالمقابل ہیپی ماڈل ٹاؤن لنک روڈ لاہور
042-35942233,35942277,0300-6112240

شالیمار سینٹر F-8 مرکز اسلام آباد
051-2281420,0300-5205050

عدنان پلازہ دھمیال روڈ G-10 مرکز اسلام آباد
051-2224146-7,0300-5205060

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

سخنِ وضاحت	5
فرق وتفاوت عظیم حکمتوں کا حامل	7
مانگنے پر وعید	8
سوال کرنے سے بچنے والوں کی فضیلت	11
صحابہ کرام کا غنا	14
محنت اور خود انحصاری کی فضیلت	17
کوئی بھی جائز پیشہ حقیر نہیں	18
مانگنا پڑ جائے تو............	21
ایک اوقیہ ساڑھے ۱۰ تولے چاندی کا مالک	22
دن رات کا پیٹ بھر کھانا ہو تو......	26
انتہائی لاچار شخص	28
ضمانت بھرنا پڑ جائے تو	29

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس پر کوئی آفت آ جائے 30
کس غنی کے لیے صدقہ جائز ہے 31
تونگر کے لیے صدقہ جائز نہیں 32
تندرست کے لیے مانگنا جائز نہیں 33
سوال کرنا کب چھوڑ دیا جائے 34
زکاۃ وصدقات دینے والوں کے لیے 39

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سخنِ وضاحت

اسلام دینِ فطرت ہے، اس نے باہمی حقوق کا تعین عدل کی بنیاد پر کیا ہے۔ نیز وہ حقوق لینے کی کوشش کرنے کی بجائے حقوق ادا کرنے کی تاکید وتلقین کرتا ہے۔

اہلِ ثروت حضرات کو یہ تاکید کی گئی کہ وہ انفاق کریں اور اس پر اجر بھی اضعافا مضاعفہ رکھا لیکن زکاۃ وخیرات وصول کرنے والوں کے لیے بھی کچھ حدود ہیں کہ ان کے لیے زکاۃ وصدقات دوسروں سے لے کر استعمال کرنا کب جائز ہے اور کب ناجائز؟ تاکہ وہ دوسروں پر بوجھ بن کر زندگی گزارنے کی بجائے اپنا معاشی بوجھ خود اٹھانے کے قابل ہوں۔

یہ مختصر سا کتابچہ ایسے لوگوں کے لیے لکھا گیا ہے جو مالی لحاظ سے کسی تنگی سے دوچار ہیں۔

یاد رہے کہ انفاق کرنے والے کو مستحقین تلاش کرتے وقت جن حدود کا خیال رکھنا چاہیے وہ زکاۃ وصول کرنے والے پر عائد کی گئی حدود کی نسبت خاصی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسیع ہیں۔

اللہ کرے جو بات قلم سے نکلے حق ہی نکلے۔ کسی کوتاہی کی نشان دہی کرنے والے کی یاد دہانی قبول کی جائے گی اس لیے پڑھنے کے بعد غلطی دیکھیں تو ضرور آگاہ کریں۔

ام عبد منیب

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرق وتفاوت! عظیم حکمتوں کا حامل

اللہ تعالیٰ نے مال، اولاد، گھربار، زندگی، صحت، شکل، علم وہنر غرض کسی بھی چیز میں تمام انسانوں کو برابری عطا نہیں کی، اس میں بہت سی حکمتیں پوشیدہ ہیں، جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جس بندے کو جو نعمت دوسروں کی نسبت زیادہ ملی ہے وہ اس پر شکر کرتا ہے یا ناشکری؟ وہ اسے لوگوں کے فائدے کے لیے استعمال کرتا ہے یا نقصان پہنچانے کے لیے؟ .... وہ اس نعمت کے ملنے پر تکبر میں مبتلا ہوتا ہے یا عاجز بندہ بن کر رہتا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے لوگوں میں مالی تفاوت بھی رکھا ہے، کسی کی روزی بقدر کفاف ہے، کسی کی کشادہ اور کسی کی ضروریات پوری کرنے سے بھی قاصر۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (البقرہ: ۲۴۵)

''اور اللہ ہی روزی کو تنگ کرتا اور کشادہ کرتا ہے تم اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔''

اللہ تعالیٰ نے اہلِ ثروت کو تاکید کی کہ وہ اپنے مال میں سے محروم ومسکین لوگوں کا حق دینا نہ بھولیں۔ اس مقصد کے لیے دو قسم کا صدقہ اہلِ ایمان پر فرض ہے۔ زکوۃ اور فطرانہ جب کہ مزید بہت سے نفلی صدقات کی ترغیب دی گئی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے ملک میں اکثر لوگ معاشی لحاظ سے کمزور ہیں، جس کی وجوہات ہمارے ملک کے اقتصادی نظام میں وسیع پیمانے پر پایا جانے والا استحصال اور عدوان ہے۔

ہمارے ملک کے سربراہ بھی مانگے تانگے پر ہی گزارہ کرتے ہیں۔ بے غیرتی کی انتہا یہ کہ دشمن کی دین کو نقصان پہنچانے والی شرائط قبول کر کے اپنے کشکول میں خیرات ڈلواتے ہیں۔ عوام کی اکثریت بغیر محنت کے راتوں رات امیر بننے کے خواب دیکھتے دیکھتے چوری، رشوت، سمگلنگ وغیرہ میں مبتلا ہو جاتی ہے، سود، لاٹری، انعامات کی جیت، کریڈٹ کارڈ، انشورنس وغیرہ سودی منصوبے اس پر مستزاد ہیں۔

بھکاریوں کی ایک کثیر تعداد ہر شہر میں موجود ہے، جو بہت سے جرائم کے ساتھ ساتھ بچوں کو اغوا کر کے انہیں اپاہج بنا کر ان سے بھیک منگواتے ہیں۔

گداگری ایک پیشہ ہے جسے اختیار کرنے والا اپنے آپ کو ذلت کے گڑھے میں کھلم کھلا گرا دیتا ہے لیکن ایک گروہ ایسا بھی ہے جو پیشے کے طور پر نہیں مانگتا لیکن مانگنا اس کی عادت بن چکی ہے۔ یہ لوگ مہذب طریقے سے مانگتے ہیں۔ جس شخص یا جماعت کے متعلق انہیں پتا چلے کہ وہ مستحقین کی مدد کرتے ہیں وہاں پہنچ جانا اور مستقل مدد کے لیے یا وقتی طور پر کچھ نہ کچھ نکلوا لینے کی کوشش کرتے ہیں۔

مانگنے پر وعید:

بہت سے گناہ ایسے ہیں جنہیں ہمارے معاشرے کے اکثر مسلمان جانتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی نہیں، اگر انہیں یہ علم ہو جائے کہ فلاں کام کس نوعیت کا گناہ ہے اور اس پر کیا وعید ہے تو یقیناً بہت سے مسلمان اس گناہ کو چھوڑ بھی دیں گے۔

احادیث میں سوال کرنے خصوصاً بغیر ضرورت مانگنے کے متعلق بہت سخت وعید آئی ہے، جن میں سے چند ایک احادیث درج ذیل ہیں:

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک سوال کرنا خراشیں ہیں جس کے ذریعے انسان اپنے چہرے کو زخمی کرتا ہے پس جو چاہے اسے اپنے چہرے پر باقی رکھے (یعنی مانگنے کا کام جاری رکھے) اور جو چاہے اسے (مانگنے کو) چھوڑ دے اِلّا یہ کہ انسان حاکم سے سوال کرے یا کسی ایسے معاملے میں سوال کرے جس میں سوال کیے بغیر چارہ نہ ہو۔

(ابوداود:۱۶۳۹۔نسائی:۵/۱۰۰۔ترمذی:۶۸۱۔ابن حبان:۳۳۲۸)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو لوگ گداگری کرتے ہیں قیامت کے روز وہ اس حالت میں آئیں گے کہ ان کے چہرے پر گوشت نہیں ہوگا۔ (بخاری:۱۴۲۱)

سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اگر سوال کرنے والے کو علم ہو جائے کہ اس میں اس کے لیے کیا (ذلت) ہے تو وہ کبھی سوال نہ کرے۔ (بخاری، کتاب الزکاۃ:۷۹۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰہ کرہ لکم ثلاثاً ، قیل و قال ، واضاعۃِ المالِ و کثرۃِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السُّوالِ.

اللہ تعالیٰ کو تین باتیں ناپسند ہیں (۱) بے فائدہ بات کرنا (۲) دوسرے مال (غلط جگہ پر) خرچ کر کے تباہ کرنا، تیسرے بہت مانگنا۔ (بخاری: ۱۴۷۷، ۸۴۴۔ مسلم: ۴۴۵۸)

ایک بار قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے ضمانت ادا کرنے کے سلسلے میں کچھ مدد طلب کرنے کے لیے آئے جس کی تفصیل سنن ابی داؤد میں ہے۔ صحیح مسلم میں ہے کہ آپ ﷺ نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا:

صرف تین قسم کے آدمیوں کو سوال کرنے کی اجازت ہے (۱) وہ شخص جو قرض میں گرفتار ہوا سے اس حد تک مانگنے کی اجازت ہے جس میں اس کی ضرورت پوری ہو جائے (۲) وہ شخص جسے فاقے کی نوبت آ جائے اور پاس پڑوس والے بھی اس کا اعتراف کریں (راوی نے تیسرے شخص کا نام نہیں لیا) اس کے باوجود اگر کوئی مانگتا ہے تو قبیصہ یوں سمجھو کہ وہ زنا کی کمائی کھا رہا ہے۔

(مسلم، کتاب الزکاۃ: ۲۴۰۴۔ ابوداود: ۱۶۴۰۔ نسائی: ۲۵۸۰)

مذکورہ احادیث سے درج ذیل باتوں کا پتا چلتا ہے:

☆ اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک مانگنا انتہائی ذلت کا کام ہے۔

☆ مانگنا اپنے چہرے کو اپنے ہاتھوں چھیلنے اور اس پر خراشوں جیسی بدصورتی بنا دینے والا کام ہے۔

☆ مانگنے والے کے چہرے پر قیامت کے روز گوشت نہیں ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ مانگنا اللہ تبارک وتعالیٰ کے ناپسندیدہ کاموں میں سے ہے۔

☆ مانگنے سے انسان کی خودداری اور غیرت بری طرح مجروح ہوتی ہے۔

☆ بغیر ضرورت دوسروں کے رحم وکرم پر زندگی گزارنے والے کا مال اس طرح حرام ہے جس طرح زنا کر کے مال کمانے والے کی کمائی حرام ہوتی ہے۔

☆ جو چاہتا ہے کہ مانگنے کی ذلت سے بچ جائے اسے چاہیے کہ لوگوں سے مانگنا چھوڑ دے۔

سوال کرنے سے بچنے والوں کی فضیلت:

جس طرح اللہ تعالیٰ کو مانگنے والا بندہ ناپسند ہے اور اس کے لیے بلاضرورت اور بلا جھجک مانگنے میں سخت وعید ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کو وہ بندہ محبوب ہے جو احتیاج ہونے کے باوجود بندوں سے مانگنے کو بہت برا سمجھتا ہے اور وہ لوگوں سے اپنی احتیاج کو چھپاتا ہے کہ کہیں لوگ اسے زکاۃ کا مستحق سمجھ کر اس کی مدد نہ کر دیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اذا انعم علیٰ عبدٍ نعمةٍ یحبُّ اَن یُرَی اثرُ النِعْمَةِ ویُکْرِہُ البُوسَ والتَّباؤُسَ ویُبْغِضُ السَّائلَ المُلحِفَ ویحبّ الحیّ العفِیفَ المُتَعَفِّفِ.

”بے شک اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی بندے پر کوئی انعام کرتے ہیں تو وہ اس بندے پر اس نعمت کا اثر دیکھنا پسند کرتے ہیں، وہ نحوست (یعنی مالی تنگی کا رونا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روتے رہنا) اور نحوست پھیلانے کو ناپسند کرتے ہیں اور چمٹ کر سوال کرنے والے پر غصہ کرتے ہیں۔ حیادار، پاک دامن اور سوال سے بچنے والوں کو پسند کرتے ہیں۔" (صحیح الجامع الصغیر:۱۷۱۱)

اس حدیث میں عفیف سے مراد ایسا محتاج آدمی ہے جس کے پاس مال تو نہیں لیکن وہ لوگوں پر اپنا فقر و فاقہ ظاہر نہیں کرتا بلکہ اللہ پر توکل کرتا اور اسی سے مانگتا ہے۔ لوگوں سے مانگنے میں شرم محسوس کرتا ہے چنانچہ لوگوں کو اس کی حقیقتِ حال کا علم نہیں ہوتا۔ لوگ اسی وجہ سے اسے غنی خیال کرتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا۔ (البقرہ:۲۷۳)

"(صدقات) ان محتاجوں کے لیے ہیں جو اللہ کی راہ میں روک دیئے گئے جو ملک میں چل پھر نہیں سکتے، نادان لوگ ان کے سوال سے بچنے کی وجہ سے انہیں مال دار خیال کرتے ہیں، آپ ان کے چہرے دیکھ کر (قیافہ سے) پہچان لیں گے وہ لوگوں سے چمٹ کر سوال نہیں کرتے۔"

اس آیت میں اُحْصِرُوْا سے مراد وہ لوگ ہیں جو دین کی اشاعت اور جہاد فی سبیل اللہ میں مصروف رہنے کی وجہ سے کمانے کے لیے وقت نہیں پاتے۔

اپنی احتیاج کو بلا ارادہ لوگوں پر ظاہر نہیں ہونے دیتے اور جھجک، خودداری و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیرت، انہیں سوال کرنے سے روکے رکھتی ہے۔

لوگوں سے چمٹ کر سوال نہ کرنے والوں کو نبی اکرم ﷺ نے مسکین کا نام دیا ہے جب کہ عرب معاشرے میں مسکین بھکاریوں کو کہا جاتا تھا۔آپ ﷺ نے مسکین کی جو وضاحت فرمائی اس نے مسکین لفظ کو بہت اعلیٰ صفت کا حامل لفظ دیا۔

درج ذیل احادیث میں مسکین کی تعریف ملاحظہ کیجیے!

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

مسکین وہ نہیں ہے جسے ایک دو کھجور یا ایک دو لقمے ہی دے دیے جاتے ہیں بلکہ مسکین (حقیقی) وہ ہے جو سوال نہیں کرتا اگر تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو:

لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا

''وہ لوگوں سے لپٹ کر سوال نہیں کرتے۔'' (مسلم:۲۳۹۳)

دوسری حدیث میں ہے:

......لیکن مسکین وہ ہے جس کو احتیاج ہے اور مانگنے میں شرم کرتا ہے یا لوگوں سے چمٹ کر نہیں مانگتا۔ (بخاری:۱۴۷۶)

جب کہ بخاری کی دوسری روایت میں ہے:

''لیکن مسکین وہ ہے جس کو اتنی دولت نہیں ملتی کہ غنی ہو جائے اور نہ اس کا حال کوئی پہچان سکتا ہے کہ اس کو خیرات دے اور نہ ہی وہ اٹھ کر سوال کرتا ہے۔''

(بخاری:۱۴۸۱)

رسول اللہ ﷺ نے ایک طویل حدیث قدسی بیان فرمائی اور اس کے بعد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا:

اہلِ جنت تین قسم کے لوگ ہیں: (۱) عدل کرنے والا حکمران جسے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنے کی توفیق دی گئی (۲) ایسا مہربان اور شفیق انسان جو ہر مسلمان اور رشتہ دار کے لیے نرم دل ہو (۳) ایسا پاک دامن اور خود دار جو اہل و عیال ہونے کے باوجود کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلائے ...... اس کے بعد بھی حدیث کا مضمون ہے۔ (مسلم، کتاب الجنۃ: ۲۸۶۵)

یاد رہے کہ سخت ضرورت کے وقت لوگوں سے سوال کرنے کی اجازت تو ہے لیکن اس کی حوصلہ افزائی نہیں کی گئی۔ جس کی کئی وجوہات ہیں:

☆ ایک بار مانگنے اور لوگوں سے اپنی حاجت کہنے کے لیے زبان کھل جائے تو جھجک ختم ہو جاتی ہے اور آئندہ اپنی حاجت کہنا آسان ہو جاتا ہے۔

☆ جو شخص نہیں مانگتا وہ دوسرے لفظوں میں کسی سے اپنے رب کی یہ شکایت نہیں کرتا کہ اس نے مجھے کم رزق دیا ہے۔

☆ جو شخص دوسروں سے اپنی حاجت نہیں کہتا دراصل وہ اللہ تبارک وتعالیٰ پر توکل کرتا ہے اور یہ صفت بڑی اعلیٰ صفات میں سے ہے۔

☆ مانگنے سے معاشرے میں اس شخص کے متعلق یہ بات لوگوں کو معلوم ہو جاتی ہے کہ وہ قلیل المال آدمی ہے۔

صحابہ کرام کا غنا:

اس قدر اعلیٰ درجے کی عفت اور سوال سے بچے رہنے کی صفت بہت کم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں میں ہوتی ہے لیکن صحابہ کرام نے تو اس کی بھی عملی مثال پیش کی۔

عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سات، آٹھ یا نو آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم بیعت نہیں کرو گے؟ جب کہ ہم نے تازہ تازہ آپ ﷺ سے بیعت کی تھی۔ ہم نے عرض کیا کہ ہم نے تو آپ کی بیعت کی ہوئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے تین بار بیعت کرنے کے لیے ارشاد فرمایا۔ کسی نے ہم میں سے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم کس بات پر بیعت کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (اس بات پر) کہ تم اللہ کی عبادت کرو گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، پانچ نمازیں ادا کرو، سنو اور اطاعت کرو......اور ایک بات چپکے سے یہ فرمائی کہ لوگوں سے سوال نہیں کرو گے۔

عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں (اس بیعت کے کر لینے کے بعد ہماری یہ حالت تھی کہ) اگر کسی کا کوڑا بھی گر جاتا تو اسے اٹھانے کے لیے بھی کسی سے سوال نہ کرتا۔ (ابوداؤد، کتاب الزکاۃ: ۱۶۴۲)

اس حدیث سے یہ پتا چلتا ہے کہ صرف مالی مدد ہی نہیں جسمانی مدد بھی مانگنے سے گریز کرنا چاہیے۔ نیز صحابہ کرام نے دونوں قسم کی مدد کو کسی سے سوال نہ کرنے میں شامل سمجھا۔ اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھے ضمانت دے کہ وہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کرے گا میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض کیا میں (ضمانت دیتا ہوں) چنانچہ ثوبان رضی اللہ عنہ کسی سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتے تھے۔ (ابوداود:۱۶۴۳)

سنن ابن ماجہ میں ہے کہ ان کی حالت یہ تھی کہ وہ سوار ہوتے اور ان کا کوڑا گر جاتا تو وہ کسی سے یہ نہ کہتے کہ کوڑا پکڑا دو بلکہ خود سواری سے اتر کر کوڑا پکڑتے۔ (ابن ماجہ:۱۸۳۷، سنن نسائی:۲۵۹۰)

صحابہ کرام سوال کرنے کے متعلق اس قدر حساس اور محتاط کیوں تھے؟

انہیں معلوم تھا کہ مانگنا ذلت اور مانگنے سے بچنا عفت وغیرت کا نام ہے۔ مانگنا اپنے وقار کو ختم کر دینے کے مترادف ہے جب کہ ان کے سامنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی تھا:

جو بندہ سوال کرنے کا دروازہ کھولتا ہے تو اللہ ضرور اس پر فقر وفاقہ کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ (مسند احمد:۱/۱۹۳۔ صحیح الترغیب:۸۱۴)

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا:

”جسے فاقہ پیش آجائے اور وہ شخص لوگوں کے سامنے اس کا اظہار کرے تو اس کا فاقہ ختم نہیں ہوگا اور جو اس کا اظہار اللہ کے سامنے کرے تو اللہ تعالیٰ جلد یا بدیر اسے رزق عطا کرے گا۔“ (ابوداود:۱۶۴۵۔ ترمذی:۲۳۲۶)

دراصل جب مانگنے کا کام شروع کرلیا جائے تو انسان کی آہستہ آہستہ جھجک ختم ہو جاتی ہے اور جو چیز اچھی لگے، یا ضرورت محسوس ہو اسے وہ مانگ لیتا ہے ویسے بھی ضرورتیں تو روز پیش آتی رہتی ہیں اور وہ سوچتا ہے کہ بس ایک بار مانگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوں اس کے بعد نہیں مانگوں گا لیکن اسے محنت کر کے کمانا مشکل لگتا ہے لہٰذا وہ پھر مانگنے کے لیے نکل کھڑا ہوتا ہے۔

محنت اور خود انحصاری کی فضیلت:

اسلام نے یہ پسند کیا ہے کہ انسان خود کمائے اور کھائے، وہ کسی دوسرے کی محنت پر انحصار نہ کرے۔ نبی اکرم ﷺ سے جب پوچھا گیا کہ کون سی کمائی بہتر ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

بیعٌ مبرورٌ وعمل الرجلُ بِیَدِہٖ

''اپنے ہاتھ سے کمانا اور ہر وہ تجارت جس میں دھوکا نہ ہو۔'' (مسند احمد: ۱۵۹۳۰)

ایک اور موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا:

ما اکل احدٌ منکم طعاماً احبّ الی اللّٰہِ عزوجلّ مِنْ عملَ بِیدہٖ

''تم میں سے کسی نے بھی ایسا کھانا نہیں کھایا جو رب تعالیٰ کو اس کے ہاتھوں کی کمائی سے زیادہ محبوب ہو۔'' (مسند احمد: ۱۷۱۱۵)

ایک اور موقع پر فرمایا:

''بے شک پاکیزہ رزق وہ ہے جو انسان اپنی کمائی میں سے کھاتا ہے۔'' (صحیح سنن ابوداود: ۳۰۱۳)

یہ تمام احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو وہ انسان پسند ہے جو خود انحصاری کے اصول پر زندگی گزارتا ہو۔ دوسروں سے امید توڑ کر صرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ پر بھروسہ کرے۔

کوئی بھی جائز پیشہ حقیر نہیں:

بعض لوگ بعض پیشوں کو حقیر سمجھتے ہیں مثلاً جوتی گانٹھنا، کپڑے سینا، ٹوٹی چیزوں کی مرمت کرنا، چھوٹے پیمانے پر کسی چیز کا بیچنا جیسے ریڑھی وغیرہ لگانا، مکان بنانا، لکڑی کا کام کرنا، مزدوری کرنا، ردی چیزیں خریدنا اور بیچنا، ڈرائیونگ کرنا وغیرہ۔

حالاں کہ یہ سب وہ پیشے ہیں جن کے ذریعے رزقِ حلال کمایا جاتا ہے۔ یہ سب پیشے ایک معاشرے کی ضرورت ہیں اگر ان پیشوں کو اختیار کرنے والے ہی نہ ہوں تو معاشرے کے تمام کام رک جائیں۔

دورِ حاضر میں جو شخص پڑھ لکھ کر کرسی پر بیٹھ جائے اسے باعزت روزگار پر فائز سمجھا جاتا ہے چاہے وہ رشوت لے، خیانت کرے اور حقوق غصب کرتا ہو لیکن جو شخص محنت مزدوری کرتا ہے اسے گھٹیا سمجھا جاتا ہے جب کہ صحابہ کرام اسی قسم کی محنت کے کام کیا کرتے تھے اور خود انبیاء نے بھی ان میں سے اکثر پیشے اختیار کیے ہیں۔ اسلامی تاریخ میں عیاش (نانبائی) حریری (ریشم کا کاروبار کرنے والا) حداد (لوہار) الذہبی (سنار) وغیرہ نام ان کے پیشوں ہی کی وضاحت کرتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے کمانے کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا:

لَاِنْ یَحْطِبُ احدُکم حَزْمَۃَ علیٰ ظهرہٖ خیرٌ لهُ مِنْ اَن یُسْأَلَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احدًا فَيُعْطِيَه' اوْ يَمْنَعُه'.
''تم میں سے کوئی بازار جا کر لکڑیاں کاٹے اور ان کا گٹھا پیٹھ پر لاد کر لائے تو یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ کسی سے سوال کرے وہ (جس سے سوال کیا گیا) اسے دے دے یا اسے انکار کر دے۔'' (بخاری، کتاب الزکاۃ: ۱۴۷۰۔ مسلم: ۱۴۴۲)

کسی پیشے کو حقیر سمجھنا جھوٹی غیرت اور بناوٹی عزت کا نام ہے۔ اصل غیرت سوال کرنے سے رکنا، رزقِ حلال کمانا اور اپنے ہاتھ سے کما کر کھانا نیز دوسروں کو کما کر کھلانا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

والید العلیا خیر من الید السفلٰی ، فالید العلیا هی المنفقة والسفلی هی السائلة.

''اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے، پس اوپر والا ہاتھ وہ ہے جو دوسروں پر خرچ کرتا ہے اور نیچے والا ہاتھ وہ ہے جو دوسروں سے سوال کرتا ہے۔'' (مسلم۔ بخاری، کتاب الزکاۃ)

غیرت و خودداری کی کئی شکلیں ہیں مثلاً

- ☆ اپنے خاندان کی عفت و عصمت کی حفاظت میں غیرت مند ہونا۔
- ☆ اپنے قابلِ احترام رشتوں کے احترام کو قائم رکھنے کے معاملے میں غیرت مند ہونا۔
- ☆ کوئی ایسا کام نہ کرنا جس سے لوگوں میں اپنی تحقیر و تذلیل ہو۔
- ☆ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی عظمت اور رفعت کے معاملے میں یہ غیرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مندی کہ ان کی گستاخی، نافرمانی اور بے ادبی والا کام نہ خود کرے اور نہ اپنے سامنے کسی کو کرنے کی اجازت دے۔

غیرت کی یہ تمام شکلیں مستحسن ہیں۔ بشرطیکہ یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی عطا کردہ ہدایات اور ضوابط کی پابند رہیں۔

غیرت و خودداری کا تقاضا یہ ہے کہ مسلمان دینے والا بنے لینے والا نہ بنے، اس کا ہاتھ صرف اللہ کے سامنے دراز ہو اور کسی کے سامنے دراز نہ ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مانگنا پڑ جائے تو......

دوسروں سے مانگنے سے کترانے کے احساس سے بہرہ مند ہونے کے باوجود انسان پر کوئی ایسی گھڑی بھی آ جایا کرتی ہے جب وہ اپنی تنگ دستی کی وجہ سے مانگنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

اس مجبوری کی حد کیا ہے؟ جس سے پتا چلے کہ کس حالت میں سوال کرنا جائز ہے اور کس مالی حیثیت کے ہوتے ہوئے سوال سے بچنے کی کوشش کرنا چاہیے؟ یہ ایک نہایت اہم اور مشکل سوال ہے۔

بعض لوگوں کے پاس مکان، سواری، گھریلو سامان، کچھ زمین، وغیرہ بھی ہوتی ہے لیکن گزر اوقات مشکل سے ہو رہی ہوتی ہے۔

بعض لوگوں کے پاس گھریلو سامان تک نہیں ہوتا، ظاہر ہے، ان کی گزر اوقات مزید مشکل ہو جاتی ہے۔

بعض لوگوں کے پاس ٹی وی، فریج، موٹر سائیکل بلکہ کار تک موجود ہوتی ہے۔ بچے مہنگی فیس والے کالجوں میں پڑھ رہے ہوتے ہیں ان کا خیال یہ ہوتا ہے کہ ہم ضرورت مند ہیں۔

غرض ضرورت مند ہونے کی ہماری اپنی طے کردہ، بہت سی صورتیں ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیئے دیکھیں حدیث میں ان صورتوں کا تذکرہ کس طرح آیا ہے۔

ایک اوقیہ ساڑھے ۱۰ تولے چاندی کا مالک:

بنی اسد کے ایک شخص سے روایت ہے، اس نے کہا کہ میں نے اور میرے گھر والوں نے بقیع غرقد کے پاس پڑاؤ کیا تو میرے گھر والوں نے مجھ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ اور آپ سے کچھ مانگ لاؤ کہ اسے ہم کھا سکیں اور پھر وہ اپنی ضروریات گنوانے لگے۔ چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ ﷺ کے پاس ایک شخص کو پایا جو آپ ﷺ سے کچھ مانگ رہا تھا اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: میں کوئی ایسی چیز نہیں پاتا جو تمہیں دوں۔ پھر وہ آدمی پشت پھیر کر چلا گیا اور وہ ناراض تھا اور کہہ رہا تھا۔ قسم میری عمر کی! آپ جسے چاہتے ہیں دے دیتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ اس لیے غصے ہو رہا ہے کہ میرے پاس کچھ نہیں ہے جو میں اسے دوں؟ تم میں سے جب کوئی سوال کرتا ہے حالاں کہ اس کے پاس چالیس درہم یا اس کے مساوی کچھ ہو تو اس نے چمٹ کر (بے جا) مانگا ہے۔ اس اسدی شخص نے بیان کیا۔ میں نے (یہ سنا تو) کہا: ہماری اونٹنی تو ایک اوقیہ سے بہت بہتر ہے اور ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ پھر میں لوٹ آیا اور آپ ﷺ سے کچھ نہ مانگا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کے پاس جو اور کشمش آ گئی تو آپ ﷺ نے اس سے ہمیں بھی عنایت فرمایا۔ یا اس طرح سے کہا..... حتی کہ اللہ نے ہمیں غنی کر دیا۔

(ابوداؤد: ۱۶۲۷۔ نسائی: ۲۵۹۷۔ موطا: ۲/۹۹۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ بات اس طرح بیان کی گئی ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مانگے حالانکہ اس کے پاس ایک اوقیہ (چالیس درہم) کے مساوی موجود ہو تو اس کا سوال اِلحاف ہے یعنی بے جا اصرار کر کے مانگنا۔ میں نے (دل میں) کہا: میری یاقوتہ اونٹنی ایک اوقیہ سے بہتر ہے۔ چنانچہ میں لوٹ آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہ مانگا۔ (ابو داؤد: ۱۶۲۸۔ نسائی: ۲۵۹۶۔ ابن حبان: ۸۴۶)

صحابہ کرام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات اور عمل کو نہ صرف سنتے اور دیکھتے تھے بلکہ اس کا منشاء اور مفہوم بھی سمجھتے تھے، یہی وجہ ہے کہ ان صحابی رضی اللہ عنہ نے مانگنے کی نیت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں جانے کے باوجود کچھ نہیں مانگا اور اسی وقت حساب لگا لیا کہ میری اونٹنی ایک اوقیہ سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔ ان صحابی کی طرح ایک غیرت مند مسلمان کو چاہیے کہ اگر اس کے پاس اتنا مال ہو تو وہ نہ مانگے بلکہ اس مال کو بیچ کر گزر بسر کرے۔

بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے بن مانگے ان صحابی کو دلوا دیا۔ بے شک جو شخص اللہ پر توکل کرتا ہے اور مانگنے کی ذلت سے خود کو بچاتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ باعزت ذریعے سے رزق پہنچایا کرتا ہے۔ ارشاد ہے:

وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا۔ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا۔ (الطلاق: ۲،۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور جو اللہ سے ڈرے گا وہ اس کے لیے (رنج ومحن سے) نجات کی کوئی صورت پیدا کر دے گا اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے وہم و گمان بھی نہ ہو اور جو اللہ پر بھروسہ کرے گا وہ (اللہ) اسی کے لیے کفایت کرے گا، اللہ نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔''

ایک اوقیہ میں چالیس درہم (چاندی کے) ہوتے ہیں اور ایک اوقیہ کا وزن ۱۰ تولے ۷ ماشے بنتا ہے جب کہ مروجہ وزن کے مطابق ۱۲۲.۴۷۲ گرام وزن ہے۔ (دیکھیے اسلامی اوزان از مولانا فاروق اصغر صارم)

معلوم ہوا کہ جس کے پاس ساڑھے دس تولے چاندی ہو اسے مانگنے کی بجائے اسے بیچ کر گزارہ کرنا چاہیے۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بھی اس شخص کے لیے زکاۃ حلال نہیں سمجھتے تھے جس کے پاس ایک اوقیہ چاندی ہوتی۔

میمون بن مہران سے روایت ہے کہ ایک عورت زکاۃ مانگتے ہوئے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی تو عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: اگر تیرے پاس ایک اوقیہ ہے تو زکاۃ لینا تیرے لیے حلال نہیں ہے۔ اس عورت نے کہا: میرا یہ اونٹ ایک اوقیہ سے بہتر ہے۔ اس روایت کے راوی جعفر بن برقان کہتے ہیں کہ میں نے میمون سے پوچھا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو کچھ دیا تھا یا نہیں تو انھوں نے کہا: مجھے نہیں معلوم۔ (کتاب الاموال: ۱۷۳۴)

امام ابو عبید کتاب الاموال میں اس کی تشریح میں لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ اوقیہ (۴۷۶.۲۲ گرام چاندی) جس کا وہ شخص مالک ہے اس گھر کے علاوہ ہے جو اسے اور اس کے بال بچوں کو پناہ دے رہا ہے، نیز ان سب کے ضروری لباس اور خادم کے علاوہ جس کی انہیں کام کاج کے لیے ضرورت رہتی ہے۔(زیرِ تشریح ح:۱۴۴۸،۱۷۴۹)

جس شخص کے پاس حسبِ ضرورت رہائش، لباس اور خادم کے علاوہ ایسی چیز ہو جس کی قیمت ایک اوقیہ ہو جاتی ہو تو اس کے لیے زکاۃ حلال نہ ہوگی خواہ وہ چاندی، سونے یا نقدی کی شکل میں نہ ہو کیوں کہ فرمانِ نبوی ہے ''جس کے پاس ایک اوقیہ یا اس کے مساوی ہو۔''

جس کے پاس ایک اوقیہ موجود ہو اس پر زکاۃ حلال نہیں۔امام ابوعبید رحمہ اللہ اس کی تائید میں درجِ ذیل حدیث بھی پیش کرتے ہیں:

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ایک دینار ہے۔آپؐ نے فرمایا: اسے اپنے آپ پر خرچ کر۔اس نے کہا: میرے پاس ایک اور دینار ہے۔فرمایا: اسے اپنے گھر والوں پر خرچ کر۔اس نے کہا: میرے پاس ایک اور دینار ہے۔فرمایا: اسے اپنی اولاد پر خرچ کر۔اس نے کہا: میرے پاس ایک اور دینار ہے۔فرمایا: اسے اپنے خادم پر خرچ کر۔اس نے کہا: میرے پاس ایک اور دینار ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کے مصرف کو زیادہ بہتر سمجھتے ہو۔(ابوداؤد:۱۶۹۱۔نسائی:۲۵۳۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار دینار تک اپنے اور اپنے بال بچوں پر خرچ کرنے کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا۔ جب کہ چار دینار ایک اوقیہ کے برابر ہوتے ہیں، اس لیے کہ ایک دینار
م کے مساوی ہوتا ہے۔ جب اس سے زائد مالیت ہوگئی تو آپؐ نے سائل
صدقہ کے معاملے میں اختیار سونپ دیا کہ تم جہاں چاہے خرچ کرو، چاہے تو
ے صدقہ کردو۔ آپؐ نے ایک اوقیہ (۲۲.۴۷۲ گرام چاندی) سے پہلے پہلے
ے فقیر خیال کیا اور اس کے بعد غنی۔ (زیرِ تشریح، ح:۱۷۴۶)

معلوم ہوا کہ جس شخص کے پاس ساڑھے ۱۰ تولے یعنی ۲۲.۴۷۲ گرام چاندی یا اس کے مساوی سونا یا اس کے برابر نقدی موجود ہو اسے زکاۃ نہیں لینا چاہیے۔

اسے سونے یا چاندی کو بیچ کر اپنی ضرورت پوری کرنا چاہیے کیوں کہ سونا اور چاندی درحقیقت مال ہیں چاہے زیور کی صورت میں ہوں چاہے کسی اور صورت میں۔

اگر دن رات کا پیٹ بھر کھانا ہو:

ایک موقع پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مانگتا ہے حالانکہ اس کے پاس بقدر کفاف موجود ہے تو وہ اپنے لیے آگ ہی کا اضافہ کرتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ کیا مقدار ہے جو انسان کو کافی ہوتی ہے......
نفیلی راوی نے کہا: لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ غنا کی وہ کیا مقدار ہے جس کے ہوتے ہوئے سوال کرنا لائق نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

اَنْ یَکُوْنَ شِبَعُ وَلَیْلَۃٍ اَوْ لَیْلَۃٍ وَیَوْمٍ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جس کے پاس دن اور رات کے لیے پیٹ بھر کھانا موجود ہو۔''

(ابوداؤد:۱۶۲۹۔ابن حبان:۸۴۴،۴۴۵)

امام ابوعبید رحمہ اللہ لکھتے ہیں: اس حدیث کی یہ توجیہہ نہیں کہ جو صبح وشام کی خوراک کے علاوہ دنیا کی کسی بھی چیز کا مالک نہ ہو اس پر زکاۃ حرام ہے۔ نہ ہی اس کے یہ معنی ہیں کہ جو شخص صبح وشام کی کسی خوراک کا مالک ہو تو اسے زکاۃ دینا زکاۃ دینے والے کے لیے نفع بخش نہیں ہوگا بلکہ ہماری رائے میں اس کی تشریح ''کثرت طلبی'' لفظ میں موجود ہے۔ اگر سائل کا مقصد بقدر ضرورت پا لینے کے بعد سوال کرنے سے رک جانا نہ ہو بلکہ وہ بعد میں بھی مال بڑھانے کے لیے سوال کرتا رہے تو وہ جہنم میں اپنے لیے اضافہ کر رہا ہے۔ خواہ وہ نادار ہی کیوں نہ ہو اور صبح یا شام کی خوراک کے برابر بھی سرمایہ نہ رکھتا ہو۔ (کتاب الاموال:۱۷۳۸)

انسان کی سب سے بڑی بنیادی ضرورت کھانا ہے جو مسلسل نہ ملے تو موت بھی واقع ہو سکتی ہے اور بھوک وہ واحد چیز ہے جو حد سے بڑھ جائے تو پھر حرام کھانا بھی بسدِ رمق جائز ہو جاتا ہے بشرطیکہ انسان نہ تو اللہ کی نافرمانی کرنے والا ہو اور نہ ہی حرام کو مزے لے کر کھانے والا۔

جس شخص کے پاس صبح وشام کا کھانا ہو اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحب غنا قرار دیا مراد یہ کہ اسے دوسروں سے مانگنے کی کوئی حاجت نہیں ہے۔

یہ سوال ہو سکتا ہے کہ وہ ایک دن کھا لے تو کل کیا کرے گا؟

دراصل کل کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لے رکھا ہے وہ کل کوئی نہ کوئی انتظام کر دے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گا بشرطیکہ نیت سوال سے بچنے اور جائز رزق حاصل کرنے کی ہو۔

امام ابو عبید رحمہ اللہ نے یہ بھی وضاحت کردی ہے کہ جس کے پاس صبح اور شام کا پیٹ بھر کھانا موجود ہے وہ تونگر ہے اگر اس کا ارادہ صرف مال کو بڑھانا ہے تو اس کے لیے سوال کرنا جائز نہیں اور اگر ارادہ اپنی احتیاج پوری ہونے کے بعد مانگنے سے رک جانا ہے تو وہ سوال کرسکتا ہے۔

انتہائی لاچار شخص:

قبیصہ بن مخارق ہلالی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ کسی کا ضامن بن گیا۔ پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے قبیصہ! تم ٹھہرے رہو حتی کہ ہمارے پاس کوئی صدقہ آجائے تو ہم اس میں سے تمہیں دینے کا حکم دیں۔ پھر فرمایا:

''اے قُبیصہ سوال کرنا جائز نہیں سوائے تین لوگوں کے (۱) کسی نے کوئی ضمانت لی ہو تو اس کے لیے سوال کرنا جائز ہے حتی کہ اپنی ضرورت پوری کرلے اور پھر رک جائے۔ (۲) جس پر کوئی آفت یا مصیبت آپڑی جس نے اس کا مال تباہ کردیا تو ایسے شخص کے لیے سوال کرنا حلال ہے حتی کہ گزارے کے لائق اپنی ضروریات حاصل کرلے۔ (۳) جس آدمی کو انتہائی احتیاج نے آلیا حتی کہ اس کی قوم کے تین عقل مند آدمی گواہی دیں کہ فلاں از حد لاچار ہوگیا ہے تو اسے بھی سوال کرنا حلال ہے حتی کہ گزارے لائق حاصل کرے اور پھر رک جائے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر آدمی لوگوں کو اپنی احتیاج بتائے نہیں تو پھر لوگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گواہی کیسے دیں گے؟

دراصل یہاں گواہی سے مراد یہ ہے کہ تین صاحبِ عقل اور صاحبِ دین اشخاص کا خیال اور تجربہ یہ کہتا ہو کہ حالات سن اور دیکھ کر یہ شخص اس قابل لگتا ہے کہ اس کی مدد کی جائے لہٰذا انہیں چاہیے کہ وہ ایسے شخص کی مدد کریں۔ جیسا کہ سورہ بقرہ کی آیت میں کہا گیا: کہ تم ان کے چہروں سے پہچان لو گے۔

البتہ وہ شخص اس مجبوری کی سطح پر آ کر خود بھی لوگوں سے کہہ سکتا ہے اور سمجھ دار لوگ کسی سے بات کر کے اس کی حاجت پوری کروا دیں یا خود حاجت پوری کر دیں۔

ضمانت بھرنا پڑ جائے تو:

قبیصہ بن مخارق والی حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کے لیے زکاۃ لینے کا جواز بتایا جس نے کسی قسم کی ضمانت اپنے ذمے لے لی ہو۔

ایسے شخص کی ذاتی یا گھریلو ضروریات بخوبی پوری ہو رہی ہوں لیکن ضمانت کا بار اس قدر زیادہ ہو کہ تنہا اس کے لیے اس کی ادائیگی مشکل ہو جائے اور اگر وہ قرض اٹھا لے تو سالوں تک اسے یہ قرض ادا کرنے کی صعوبت سے گزرنا پڑے گا۔ لہٰذا اس شخص کے لیے یہ جواز ہے کہ وہ بیت المال کی طرف رجوع کرے اور اس سے مالِ ضمانت کے سلسلے میں مدد طلب کرے۔

اگر بیت المال نہ ہو جیسے کہ ہمارے ہاں اس وقت بیت المال نہیں ہے تو پھر صاحبِ ثروت حضرات سے اس کا مدد لینا جائز ہوگا اگر ضمانت کا مال اتنا ہے کہ وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شخص خود اسے ادا کر سکتا ہے اور اگر قرض اٹھانا پڑ جائے تو قرض بھی آسانی سے ادا کر سکے گا تو پھر اس شخص کو ضمانت کا مال خود ہی ادا کر دینا چاہیے تا کہ مدد طلب کرنے کی ذلت سے بچ سکے۔

لیث بن سعد کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے لکھا تھا کہ تاوان زدہ اور قرض دار لوگوں کے ذمہ کی رقم ادا کرو۔ اس پر انہیں لکھا گیا۔ اگر ہم ایسے شخص کے پاس مکان، خادم، گھوڑا اور گھر کا اسباب پائیں تب بھی اس کے ذمہ کی رقم ادا کریں تو عمر نے انہیں جواب میں لکھا: مردِ مسلم کے پاس رہنے کے لیے مکان، کام کاج کے لیے خدمت گار، اپنے دشمن سے جہاد کرنے کے لیے گھوڑا اور گھر کا اسباب تو اس کی ضروریات میں سے ہے۔ ان تمام چیزوں کی موجودگی کے باوجود بھی اس کا تاوان اور قرض وغیرہ ادا کر دو۔

(کتاب الاموال:۱۷۵۱)

عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے اس فرمان سے پتا چلتا ہے کہ ایک مسلمان کی بنیادی ضروریات کیا ہیں۔ دیگر ضروریات کے ساتھ ساتھ انہوں نے جہاد کے لیے گھوڑے کا ذکر کیا لہٰذا ایک مسلمان کو جہاد کے لیے ہر وقت اپنی مشق تازہ رکھنا چاہیے۔ اسلحہ، سواری، نشانہ بازی، جسمانی صحت ان سب کو اس نیت سے تر و تازہ اور تیار رکھنا چاہیے کہ کسی وقت بھی جہاد کے لیے نکلنا پڑ سکتا ہے۔ یہ وہ اہم فریضہ ہے جسے دورِ حاضر کے مسلمان فراموش کر چکے ہیں۔

جس پر کوئی آفت آ جائے:

قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں اس شخص کے لیے سوال کرنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائز قرار دیا گیا جس پر کوئی آفت آ جائے۔ یہ آفت درجِ ذیل قسم کی ہو سکتی ہے؟

☆ مال اسباب کو آگ لگ جانا

☆ دورانِ جنگ مال تباہ ہو جانا یا گھر تباہ ہو جانا

☆ بادل، سیلاب وغیرہ سے مال ضائع ہو جانا

☆ مال چوری ہو جانا یا کسی کا مال غصب کر لینا

☆ ایسی بیماری مسلط ہو جانا جس کی وجہ سے گھریلو اسباب تک بکنے کی نوبت آ جائے

www.KitaboSunnat.com

☆ کاروبار میں بہت زیادہ نقصان ہو جانا

☆ کمانے والے شخص کا فوت ہو جانا یا معذور ہو جانا

☆ دیوالیہ ہو جانا

☆ قتلِ خطا کی صورت میں دیت ادا کرنا

ایسے شخص کے پاس گھر، سواری، گھریلو سامان یا عام کھانے پینے کا سامان موجود ہو تب بھی وہ زکاۃ لے سکتا ہے۔

کس غنی کے لیے صدقہ جائز ہے:

عطا بن یسار تابعی سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

پانچ صورتوں کے علاوہ صدقہ کسی غنی کے لیے حلال نہیں:

(۱) جو اللہ کی راہ میں غازی اور مجاہد ہو۔

(۲) صدقات کی وصولی پر مامور ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) چٹی بھرنے والا ہو

(۴) جو اپنے مال سے صدقہ کی چیز خرید لے

(۵) وہ آدمی کہ اس کا ہمسایہ مسکین ہو، اس مسکین کو صدقہ دیا گیا تو اس نے اس میں سے اپنے غنی پڑوسی کو ہدیہ دیا۔ (ابوداؤد: ۱۶۳۵۔ موطا امام یحییٰ: ۱/۲۶۸)

تونگر کے لیے زکاۃ لینا جائز نہیں:

گزشتہ دونوں احادیث میں نبی اکرم ﷺ نے غنی (تونگر) کے لیے سوال کرنے کو جائز قرار نہیں دیا۔ آیئے دیکھیں احادیث میں غنی (تونگر) کی کیا صفات ملتی ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بھی تونگری میں بغیر ضرورت کے دستِ سوال دراز کرے گا، قیامت کے روز اس کی وہ بھیک اس کے چہرے پر خراش اور زخموں کی شکل میں نمودار ہوگی۔ آپ سے دریافت کیا گیا: تونگری کی تعریف کیا ہے؟ فرمایا: پچاس درہم یا اس کے مساوی سونے کی موجودگی۔ (کتاب الاموال: ۱۷۲۷)

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کہا کرتے تھے جس کے پاس پچاس درہم یا اس کے مساوی سونا ہو اس کے لیے زکاۃ لینا حلال نہیں۔
(کتاب الاموال: ۱۷۳۱)

اور پچاس درہم چاندی کا سکہ ہوتا تھا جس کا وزن ۱۲ تولے ۵ ماشے بنتا ہے۔ گویا اگر کسی کے پاس ساڑھے بارہ تولے چاندی یا اتنی مالیت برابر سونا یا رقم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سارا سال موجود رہے تو وہ شخص تونگر کہلائے گا۔

تندرست کے لیے مانگنا جائز نہیں:

عبید اللہ بن عدی بن ضیاء سے روایت ہے کہ مجھے دو آدمیوں نے بتایا کہ وہ دونوں حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب کہ آپ صدقہ تقسیم فرما رہے تھے۔ ہم نے بھی آپؐ سے صدقہ کا سوال کیا تو آپ ﷺ نے ہمیں اوپر سے نیچے (سر سے پاؤں) تک دیکھا۔ آپ ﷺ نے دیکھا کہ ہم دونوں طاقت ور ہیں تو فرمایا:

اگر تم چاہو تو میں تمہیں دے دیتا ہوں مگر (حقیقت یہ ہے کہ) اس میں غنی اور طاقت ور کما کھا سکنے والے کا کوئی حصہ نہیں۔ (ابوداود: ۱۶۳۳۔ نسائی: ۲۵۹۹)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ

''صدقہ کسی غنی کے لیے حلال نہیں اور نہ ہی کسی طاقت ور تندرست آدمی کے لیے حلال ہے۔'' (ابوداود: ۱۶۳۴۔ ترمذی ابواب الزکاۃ: ۶۵۲)

جو شخص تندرست ہے، مریض اور معذور نہیں تو اس کے لیے مانگنا حلال نہیں، اسے چاہیے کہ وہ محنت کر کے اپنی روزی کمائے۔

بعض لوگ تندرست ہوتے ہیں، کام بھی کرنا چاہتے ہیں لیکن محنت مزدوری کا کام کرتے ہوئے انہیں عار آتی ہے اور جو کام ان کے خیال میں باعزت لوگوں کے شایانِ شان ہوتا ہے وہ ملتا نہیں، نتیجہ یہ کہ وہ اپنی شان کے مطابق ملازمت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلاش کرتے کرتے اور محنت کی عار سے بچتے بچتے مانگنے کے خسیس کام میں جا پڑتے ہیں اور جب یہ کام ایک بار گلے پڑ جائے، بغیر محنت گلی گلی پھرنے کی عادت پڑ جائے تو پھر اس سے جان چھڑانا مشکل ہو جاتا ہے۔

امام ابوعبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے طاقت ور (کمانے کی طاقت رکھنے والے) اور تونگر کو دو برابر حیثیتیں دے دیں خواہ طاقت ور مال دار نہ ہو۔ الا یہ کہ اس طاقت ور کی کمائی کے ذرائع منقطع ہوں اور وہ امکان بھر کوشش کے باوجود محروم رہتا ہو اور اپنے بال بچوں کے گزارے کے لائق نہ پاتا ہو۔ اللہ کے درج ذیل فرمان کی رو سے اسے زکاۃ لینے کا حق حاصل ہے:

وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُوْمِ (الذاریات:١٩)

''اور ان کے اموال میں حق ہے سائل اور محروم کا۔''

(کتاب الاموال:١٧٥٣)

سعید بن جبیر سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ المحروم سے مراد وہ ہے جو امکان بھر کوشش کے باوجود گزارے لائق حاصل نہ کر سکے۔

(کتاب الاموال)

سوال کرنا کب چھوڑ دیا جائے:

بہز بن حکیم اپنے باپ اور دادا کے واسطہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم ایسی قوم کے افراد ہیں جو آپس میں ایک دوسرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے اموال مانگتے رہتے ہیں ۔آپ ﷺ نے فرمایا:

سخت آفت پڑنے پر یا تنگ حالی اور قرض ہونے کی صورت میں آدمی سوال کرسکتا ہے لیکن جیسے ہی ضرورت پوری ہو جائے یا حالت سدھرنے لگے تو احتیاط برتے اور سوال سے بچتا رہے۔(کتاب الاموال:۱۷۲۲)

معلوم ہوا کہ احتیاج پوری ہونے کے بعد جو کچھ مانگا جائے وہ حرام ہوگا۔

دورِ حاضر میں جسے مانگنے کی عادت پڑ جائے وہ مانگنے سے باز نہیں آتا اور نہ ہی کمانے کی کوشش کرتا ہے بلکہ ساری عمر مانگ کر گزارہ کرتا اور مال بڑھاتا ہے۔

اکثر مانگنے والوں کی بینکوں میں بڑی بڑی رقمیں ہوتی ہیں اور کوٹھیاں وغیرہ بھی لیکن وہ اپنا حلیہ خوش حال شخص کی طرح رکھنے کی بجائے بھکاریوں جیسا حلیہ رکھنا پسند کرتے ہیں تاکہ وہ خیرات حاصل کرسکیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنا جائزہ لیجیے

اس کتابچے میں جو کچھ تحریر کیا گیا ہے اس کی روشنی میں ہر مفلس، مجبور، محروم کو اپنا جائزہ لینا چاہیے۔

☆ اگر تندرست ہے تو کمانے کے لیے کوشش کرے۔

☆ حلال پیشہ کوئی بھی ہو اسے اختیار کرنے سے گریز نہ کیا جائے سوال کرنے کی نسبت یہ بہت بہتر ہے۔

☆ اگر اپنے پاس سونا، چاندی یا کوئی رقم ہے تو اسے بیچ کر گزر اوقات کی جائے۔ ان کی موجودگی میں مانگنا جائز نہیں۔ یا ان کو بیچ کر اس رقم سے کوئی چھوٹا موٹا کام شروع کرلیا جائے۔

☆ اگر کوئی گھر کے علاوہ جائیداد ہے جیسے زائد مکان، پلاٹ وغیرہ کوشش کر کے اس کے ذریعے مستقل کمائی کی کوئی صورت نکالی جائے یا بیچ کر کوئی کاروبار کیا جائے۔

☆ گھروں میں ضرورت کا سامان رکھنا مجبوری ہے، زائد از ضرورت سامان کو بیچ کر بھی گزارا کیا جا سکتا ہے۔

☆ اگر مالی حالت بہتر نہیں تو اسراف سے بچا جائے بلکہ جائز ضروریات میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی ناگزیر ضروریات پوری کی جائیں تاکہ کسی کی مالی مدد لینے کی ضرورت کم سے کم پڑے۔

ہمارے معاشرے میں کم آمدنی والے یا مفلس لوگ بھی بچوں کے لاڈ امیر گھرانوں کی طرح اٹھاتے ہیں۔ اپنا رہن سہن، کھانا پینا، شادیاں، لباس، گھر کا سامان غرض ہر چیز امیر لوگوں کی طرح رکھنا چاہتے ہیں چنانچہ وہ زکاۃ وصدقات وصول کر کے سب کچھ کرتے ہیں حالاں کہ انہیں بقدر ضرورت ہی لینا چاہیے اور اہلِ ثروت کی برابری نہیں کرنی چاہیے۔

یاد رہے کہ جب انسان واقعی مجبور ہو جائے تو جان بچانے کے لیے بھوک کی حالت میں اس کے لیے حرام خوراک اس قدر جائز ہے جس کے کھانے سے اس کی جان تو بچ سکے لیکن پیٹ بھر کر کھانا جائز نہیں۔ اسی طرح ایک مفلس آدمی کے لیے بہت ناگزیر ضروریات کو تو زکاۃ وصدقات کی رقم سے پورا کرنا جائز ہے لیکن وہ تعیش کے لیے، ناجائز رسومات ادا کرنے کے لیے، غیر ضروری تعلیم حاصل کرنے کے لیے زکاۃ وصدقات کی رقم نہیں لے سکتا۔

☆ جو لڑکے بالغ ہو چکے ہیں یعنی ۱۵، ۱۶ سال تک پہنچ چکے ہیں ان کے لیے صدقات وزکاۃ حلال نہیں ہیں، انہیں چاہیے کہ وہ محنت مزدوری کریں یا ملازمت کریں اور اہلِ خانہ کی کفالت کریں۔ کیوں کہ بالغ ہونے کے بعد بیٹے پر ماں کی اور بھائی پر چھوٹے بہن بھائیوں کی کفالت فرض ہو جاتی ہے بشرطیکہ باپ موجود نہ ہو یا معذور ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ زکاۃ وصدقات کی رقم خرچ کر کے لڑکیوں کو اعلیٰ تعلیم دلوانا بھی درست نہیں البتہ بنیادی تعلیم کسی کم فیس والے سکول سے دلوائی جا سکتی ہے۔

☆ دورِ حاضر میں لڑکوں کا اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے زکاۃ وصدقات وصول کرنا درست نہیں البتہ ابتدائی بنیادی تعلیم کسی کم فیس والے سکول میں حاصل کی جا سکتی ہے اسی طرح کوئی ہنر سیکھنے کے لیے بھی فیس وغیرہ دی جا سکتی ہے تاکہ اس ہنر کے ذریعے مستقل کمانے کا کام کیا جا سکے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زکاۃ وصدقات دینے والوں کے لیے

معاشرے میں رائج ایک معقول، مناسب طرزِ زندگی جس میں اسراف نہ ہو اس کے مطابق گزارا کرنا ہر انسان کے لیے ناگزیر ہے۔ لہٰذا جو شخص بھی ضروریاتِ زندگی کے حصول میں کم درجے پر نظر آئے، اس کے حالات اور ذرائع آمدنی سے اندازہ ہوتا ہو کہ اس کی گزربسر مشکل ہوتی ہوگی، اس کی یہ تحقیق کیے بغیر کہ اس کے پاس بظاہر کیا ہے، مدد کر کے اسے مالی لحاظ سے ایک معقول سطح تک لانے کی کوشش کرنا اہلِ ثروت کی ذمہ داری ہے۔

یاد رہے کہ متقی، صالح، غیرت مند، سوال کرنے سے بچنے والے لوگوں کی مدد کرنے کو ترجیح دینا چاہیے اور انہیں اس انداز سے مدد دی جائے کہ ان پر گراں بھی نہ گزرے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: زکاۃ کے حق دار کون؟)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مالی معاملات پر ہمارے مزید کتابچے

- ☆ زکاۃ کے حق دار کون؟
- ☆ صدقہ کیوں اور کیسے دیں؟
- ☆ گداگری
- ☆ تقسیم وراثت اور ہمارا معاشرہ
- ☆ اسلام اور رفاہی کام
- ☆ اشیائے ضرورت کا اسلامی معیار
- ☆ لاٹری
- ☆ خریدیں اور جیتیں
- ☆ فطرانہ
- ☆ چندہ/فنڈ کی شرعی حیثیت
- ☆ زیور اور زکاۃ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطبوعات مشربہ علم و حکمت

مسلمان مرد و عورت کا اہل کفر سے نکاح

منگنی اور منگیتر

رشتے کیوں نہیں ملتے

بیویوں کے درمیان عدل

شادی کی رسومات
دعوتیں اور ان میں شرکت

بری اور بارات

دیور اور بہنوئی

ساس اور بہو

عورت اور میکہ

بیویوں کے باہمی تعلقات

بہو اور داماد پر سسرال کے حقوق

نکاح میں ولی کی حیثیت

مہر بیوی کا اولین حق

12345678901

مشربہ علم و حکمت

0321-4213089

کامران پارک زینبیہ کالونی نزد منصورہ ملتان روڈ لاہور

مشربہ علم و حکمت

0321-4609092

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ